39744 ـ ٹيلى ويژن ، ويڈيو اور پلائى اسٹيشن فروخت كرنے كا حكم

سوال

ميرى اليكٹرك آلات كى دوكان ہے، لہذا كيا ميں ٹيلى ويژن اور ويڈيو اور (پلائى اسٹيشن) وغيرہ كے آلات اور اس كے متعلقہ آلات فروخت كر سكتا ہوں، يہ علم ميں رہے كہ مجھے علم نہيں كہ يہ آلات كس غرض كے ليے استعمال كيے جائيں گے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ٹيلى ويژن اور ويڈيو وغيرہ جيسے آلات ان ميں شامل ہوتے ہيں جو خير وبھلائى اور شر اور اطاعت اور فرمانبردارى اور معصيت دونوں كے ليے استعمال ہوتے ہيں، ليكن آج انہيں زيادہ تر شر و معاصى اور بے پردہ اور ننگى عورتيں ديكھنے، اور لہو لعب اور موسيقى جيسى باطل اشياء سننے كے ليے استعمال كيا جارہا ہے، اس طرح كے عمل ميں انسان كو اسى پر عمل كرنا چاہيے جو اس كے ظن غالب ميں ہو.

لہذا ان آلات كى فروخت جائز نہيں سوائے ايسے شخص كے جسے يہ علم ہو يا پھر اس كا ظن غالب ہو كہ يہ آلات مباح اور حلال كام ميں استعمال ہونگے تو وہ فروخت كر سكتا ہے.

ليكن جس شخص كو علم ہو يا اس كے ظن غالب ميں ہو كہ يہ آلات حرام كام ميں استعمال ہونگے تو انہيں فروخت كرنا جائز نہيں.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى اور بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى و گناہ اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المائدۃ (2).

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے كہ:

" ہر وہ چيز جو حرام كام ميں استعمال كى جائے يا پھر ظن غالب يہ ہو كہ يہ حرام ميں استعمال ہو گى، تو پھر اس چيز

کو تیار کرنا اور باہر سے منگوانا اور اس کی فروخت اور مسلمانوں کے مابین اس کی ترویج کرنا حرام ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء (13 / 109).

اور مستقل فتوی کیمٹی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں الیکٹرک انجینئرنگ کا کام کرتا ہوں، اور میرا کام ریڈیو اور ٹیلی ویژن اور ویڈیو وغیرہ کی مرمت کرنا ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ آپ مجھے یہ کام جاری رکھنے کے بارہ میں فتوی دیں کہ آیا میں یہ کام کرتا رہوں، یہ علم میں رکھیں کہ اس کام کو ترک کرنے سے میرا سارا تجربہ اور محنت جاتی رہے گی جو میں نے ساری زندگی کی، اور اس کے ترک کرنے سے ہو سکتا ہے مجھے نقصان بھی پہنچے.

کمیٹی کا جواب تھا:

کتاب و سنت کے شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ مسلمان شخص کے لیے اچھی اور حلال کمائی کرنا واجب اور ضروری ہے، لہذا آپ کو چاہیے کہ کوئی ایسا کام تلاش کریں جس کی کمائی اچھی اور پاکیزہ ہو، جس عمل کا ذکر آپ نے کیا ہے اس کی کمائی اچھی اور پاکیزہ نہیں؛ کیونکہ یہ آلات غالبا حرام کاموں کے لیے ہی استعمال کیے جاتے ہیں. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (14 / 420).

اور رہا مسئلہ (پلائی اسٹیشن) اور اس کی ڈسکوں کا تو اس کا حکم بھی وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، لہذا اس شخص کے لیے فروخت کرنا جائز ہے جس کے متعلق ظن غالب یہ ہو کہ انہیں حلال اور مباح کام میں استعمال کرے گا، اور اس شخص کے لیے فروخت کرنا حرام ہے جس کے بارہ ظن غالب یہ ہو کہ وہ اسے حرام کام میں استعمال کرے گا.

آج اکثر لوگ اسے حرام کام کے لیے ہی استعمال کرتے ہیں، چاہیے تو یہ تھا کہ دل بہلانا اور آسودگی وخوشی ایک عارضی چیز ہوتی اور اسے ضروری کے وقت کیا جاتا، لیکن اب یہ تو بہت سے لوگوں کے ہاں اور بینادی چیز بن چکی ہے، جس میں بہت سارے لوگ تو اپنی عمر اور مال اور خرچ کرتے ہیں اور ایک کھیل سے دوسرے کھیل میں اپنی توانائی و کوشش صرف کرتے رہتے ہیں، اور کلبوں اور سوئمنگ پولوں میں جاتے اور سفر سیاحت اور دوستوں کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں اور پارکوں کا رخ کرتے ہیں .... وغیرہ وغیرہ الخ.

اور بہت سے لوگ تو پلائی سٹیشن وغیرہ یا اس طرح کے دوسری گیموں کو استعمال کرتے ہیں جس کے سبب سے نمازیں ضائع ہوتی اور بہت ساری دینی اور دنیاوی مصلحتوں سے بھی انسان مشغول ہو جاتا ہے اور انہیں نہیں کر سکتا، جو ہمیں بالجزم حرمت کی طرف لاتی ہیں کہ اس طرح کے لوگوں پر یہ حرام ہیں.

لیکن جو شخص معاملات کی اس طرح قدر کرتا ہے جس طرح قدر کا حق ہے اور ان گیموں کے ساتھ تھوڑا بہت کھیلتا ہے تا کہ اس کا دل بہل جائے، اور اس کے سبب سے کوئی بھی واجب کردہ چیز ضائع نہیں ہوتی اور دینی اور دنیاوی مصلحتیں بھی پوری ہوتی ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ یہ گیمیں اور کھیل ننگی عورتوں اور موسیقی وغیرہ دوسری برائیوں سے خالی اور پاک صاف ہوں تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں.

اور مسلمان شخص کے شایان شان اور اس کے لائق تو یہی ہے کہ وہ ایسی پاکیزہ اور حلال کمائی کرے جس میں کسی بھی قسم کا کوئی شبہ نہ اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھنا چاہیے:

" ہر وہ جسم جو حرام پر پلا اور بنا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے"

اسے طبرانی میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4519) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .